Analysis on the Pakistan Penal Code Amendment Act 2020 in sec 279 regarding under age drivers and accidents

By WIL Forum

مجموعہ تعزیرات پاکستان 1860 میں مزید ترمیم کرنے کا بل

ایکٹ نمبر 45 بابت 1860 دفعہ 279 کی ترمیم۔

مجموعہ تعزیرات پاکستان نمبر 45 بابت 1860 میں، بعد ازیں مجموعہ تعزیرات میں حوالہ دیا گیا 279 کے بعد حسب ذیل تصریح شامل کر دی جائے گی یعنی۔

مگر شرط یہ ہے کہ کم عمر ڈرائیور کی جانب سے مذکورہ جرم کے کسی حصہ کا ارتکاب کرنے کی صورت میں کم عمر ڈرائیور کے گارڈین یا والد یا گاڑی کے مالک کو عمر کی حسب ذیل حدود کے مطابق سزا دی جائے گی۔

الف۔ ڈرائیور کی عمر 17 سال سے زائد لیکن 18 سال سے کم ہونے کی صورت میں سزائے قید جو 3 سال تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ 50 ہزار روپے تک یا دونوں سزائیں۔

ب۔ ڈرائیور کی عمر 15 تا 16 کے درمیان لیکن 17 سال سے کم ہونے کی صورت میں سزائے قید جو 4 سال تک ہو سکتی ہے یا 100000 روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

ج۔ ڈرائیور کی عمر 13 تا 14 سال کے درمیان لیکن 15 سال سے کم ہونے کی صورت میں سزائے قید جو 5 سال تک ہو سکتی ہے یا 200000 روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں۔

تبصرہ۔۔۔

پاکستان اگرچہ ان گنت بدانتظامی مسائل کا شکار ہے اگران مسائل میں ٹریفک مسائل کو فہرست میں اول رکھا جائے تو غلط نہ ہوگا۔اگرچہ ٹریفک پولیس کا پوراانتظامی ڈھانچہ بھی موجود ہے لیکن روز بروز ٹریفک مسائل بجائے کم ہونے کہ بڑھ رہے ہیں اسکی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر سڑکوں پر ٹریفک کاازدھام تو موجود ہے جس میں روزاضافہ توہوتا ہے لیکن ان کے متبادل کے لئے کوئی پلاننگ ہوتی نظر نہیں آتی اگرچہ ٹریفک رولز باالفاظ دیگر ٹریفک قوانین کی موجودگی کے باوجود سڑکوں پر جگہ جگہ ٹریفک پولیس کے نمائندے ہونے کے بھی باوجود دیکھنے میں آتا ہے کہ ٹریفک پولیس اہلکار بھی قوانین یعنی ٹریفک رولز کی پابندی کروانے میں ناکام ہیں۔لہذا یہ وقت کی ضرورت ہے کہ نئے نئے قوانین لانے سے قبل پہلے سے موجود قوانین کا نفاذ جن نمائندوں کے ذریعے عمل میں لایا جاناہے اس محکمہ میں اصلاحات لائی جائیں اور جدید ٹیکنولوجی کا استعمال کرتے ہوئے ٹریفک قوانین پر عمل کروایا جائے جس کے لئے یہ بات بہت اہم ہے کہ اس میں کسی قسم کی تفریق بلکل نہ کی جائے چاہیں مذکورہ شخص جس سے ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی ہوئی ہوامیر ہو یاغریب کوئی عہدہ دار ہو یاعام آدمی اور خاص کر عمر کی بھی تفریق نہ کی جائے چھوٹا ہو یا بڑا قانون کی پاسداری لازمی کروائی جائے توٹریفک حادثات کی نہ صرف روک تھام ممکن ہے بلکہ ٹریفک بھی رواں رکھا جاسکتا ہے۔

آج ٹریفک کا جوازدھام سڑکوں پہ نظر آتا ہے اسکی بڑی وجہ 18 سال سے کم عمر بچوں کے ہاتھوں میں گاڑیوں کا کنٹرول آجانا ہے بچے جب سڑکوں پہ گاڑی لاتے ہیں تواپنی عمر کے حساب سے ذہنی پختگی نہ ہونے کے باعث دوسرے جذباتی پن کی وجہ سے ایسی ایسی حرکات کرتے نظر آتے ہیں کہ جس میں منزل پر پہنچنے کے بجائے خود نمائی کا عنصر زیادہ نظر آتا ہے۔اگرچہ ٹریفک حادثات کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں لیکن عام مشاہدہ یہ بھی ہے کہ جب چھوٹی عمر کے بچے گاڑی چلاتے ہیں توسوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حادثہ کی صورت میں ذمہ دار اگر کم عمر ڈرائیور کو دیا جائے تو یہ قرین انصاف بات نظر نہیں آتی کیونکہ جب قانوناً 18 سال سے کم عمر کو گاڑی چلانے کا لائسنس ہی حاصل نہیں ہوسکتا تو حادثہ ہوجانے کی صورت میں یہ دوہری سزا کے مستحق ہوسکتے ہیں۔لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسی نوبت ہی نہ آنے دی جائے

کہ 18 سال سے کم عمر بچوں کی دسترس میں گاڑیاں ہوں۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ جس کے نام پہ گاڑی ہو اسکو اس بات کا پابند بنایا جائے کہ اس کی گاڑی کسی ایسے ہاتھ ہی میں نہ جائے جس کو قانون کے تحت گاڑی چلانے کی اجازت ہی نہ حاصل ہو۔ بصورت دیگر ایسی سزائیں گاڑی چلانے والے کے ساتھ ساتھ ان حضرات کو بھی دی جائیں جن کے نام پہ گاڑی رجسٹرڈ ہو تو ہر شہری اپنی گاڑی کو کسی ایسے ہاتھ نہ لگنے دے گا جس سے سزا کا مرتکب ٹھہرے۔

زیر بحث بل میں ایسے بچے جو 13 سے 18 سال کے درمیان ہوں کو مختلف کیٹیگری میں تقسیم کر کے بل کو پیچیدہ بنانے کے بجائے بالفاظ دیگر طول دینے کے بجائے 18 سال سے کم عمر کوئی بھی عمر ہو اگر ایک ہی سزا اور جرمانہ تجویز کیا جائے تو زیادہ موزوں قانون بن سکتا ہے کیونکہ ہمارے معاشرے میں یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جب کسی قانون میں طوالت کا عنصر رکھا جاتا ہے یا آسانی کا راستہ نہیں نکالا جاتا تو انصاف کی فراہمی میں بھی پیچیدگیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں کہ کافی زیادہ وقت عمر کے تعین میں ہی گزر جاتا ہے۔

جس کے لئے میڈیکل رپورٹ وغیرہ کا سہارا لیا جاتا ہے غرض مذکورہ بل کا مقصد بھی ٹریفک حادثات کی روک تھام کے لئے ہے لہذا ایک غور طلب بات یہ بھی ہے کہ گاڑی چلانے والے کو آگاہی کی اتنی ہی ضرورت جیسے کہ سگریٹ کے اشتہار کے وقت ساتھ تنبیہہ بھی ہوتی ہے کہ یہ صحت کے لئے مضر ہے۔ اسی طرح جب ایک شخص گاڑی کا مالک بنتا ہے تو لائسنس کے اجراء سے پہلے ٹریفک قوانین کی پاسداری کا حلف نامہ بھی بھروالینا چاہیے تاکہ بعد میں کوئی عذر باقی نہ رہے۔ کیونکہ گاڑی مالکان کی لاپرواہی کئی قیمتی جانوں کے ضیاع کا باعث بنتی ہے۔ اسطرح گاڑی مالکان اپنی غفلت کے باعث برابر کے قصوروار ہوتے ہیں۔

دفعہ 279 پی پی سی۔ شارع عام پر بے احتیاطی سے گاڑی چلانا یا گھوڑا دوڑانا۔

یہ بل چونکہ دفعہ 279 کی ترمیم سے متعلق ہے۔ جس میں فرد مذکور جس سے گاڑی چلانے میں بے احتیاطی پائی جائے اسکی سزا اور جرمانے سے متعلق ہے لہذا مذکورہ بل کے تحت یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ایسے 18 سال سے کم عمر بچے جو اپنے بڑوں یا گاڑی مالکان کی بے احتیاطی کی وجہ سے جرم کے مرتکب ٹھہرتے ہیں تو انکی سزا کے لئے بھی قانون سازی کی جائے۔ کیونکہ نہ صرف حادثات ہوتے ہیں بلکہ بچوں کی ناتجربہ کاری سڑکوں پہ بے ہنگم ٹریفک ہجوم کا بھی باعث بنتی ہے۔

اس سلسلے میں پہلے سے موجود قوانین پر نظر ڈالیں تو صوبائی موٹر وہیکل آرڈیننس 1965 پہلے سے موجود ہے۔ اس آرڈیننس کے سیکشن 44 کے تحت کوئی بھی گاڑی پرمٹ کے بغیر استمال میں نہیں لائی جاسکتی۔ لہذا پرمٹ حاصل ایسے شخص کو ہو گا جو بالغ ہو عقل و شعور رکھتا ہو۔

پاکستان بھر میں ٹریفک حادثات معمول بن چکے ہیں اگرچہ یہ لازمی نہیں ہے کہ تمام حادثات میں کم عمر ڈرائیور ہی ملوث ہوں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ کم عمر ڈرائیور جب سڑکوں پہ گاڑیوں کے ہمراہ موجود ہوتے ہیں تو ٹریفک ہجوم بڑھ جاتا ہے جو کہ حادثات کا باعث بن جاتا ہے۔اور شہریوں کے لئے اذیت الگ ہوتی ہے۔اس لئے ان مسائل میں بلواسطہ اور بلاواسطہ یہ کم عمر ڈرائیور ہی وجہ ہوتے ہیں۔

ایک سروے کے مطابق پاکستان میں روزانہ 15 لوگ ٹریفک حادثات میں مر جاتے ہیں۔2004 تا 2013 کے درمیان سب سے زیادہ 86 فیصد کیسز صوبہ سندھ میں رپورٹ ہوئے۔97739 میں سے 51416 مر گئے۔ 15524 ایکسیڈنٹ صوبہ پنجاب میں رپورٹ ہوئے جس میں سے 29524 مر گئے۔

سروے بحوالہ۔۔

اشرف جاوید۔